

# جو لوگ اسرائیل کے ساتھ کھڑے ہیں وہ عدالت میں بھی اسرائیل کے ساتھ کھڑے ہوں گے

## تعارف

2 مارچ 2025 سے، اسرائیل نے غزہ پر مکمل ناکہ بندی عائد کی ہے، جس میں تمام انسانی امداد بسمول خوراک، پانی، اور طبی سامان لوروکا گیا ہے، جس کے نتیجے میں تباہ کن نتائج برآمد ہوتے، جن میں وسیع پیمانے پر بھوک، اموات، اور صحت کے نظام کا خاتمه شامل ہے۔ رپورٹس میں بچوں کی ایسی حالت بیان کی گئی ہے جو نازی حراسی کیپوں سے آزاد ہونے والوں کی یادداں ہے، اور ہسپتال سامان کی کمی کی وجہ سے مریضوں کا علاج نہیں کر سکتے۔ یہ اقدامات، جو ایمنسٹی انٹرنیشنل نے نسل کشی قرار دیے ہیں اور حال ہی میں نسل کشی کے ماہرین کے سروے سے تعاون حاصل ہے، بین الاقوامی انسانی قانون (IHL)، یہودی قانون (halacha)، اور بین الاقوامی عدالت انصاف (ICJ) کے 2024 میں جاری کردہ روک تھام کے اقدامات کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ جنوبی افریقہ کا اسرائیل کے خلاف ICJ میں دسمبر 2023 میں شروع کیا گیا نسل کشی کا مقدمہ، 1948 کے نسل کشی کنوشن کے تحت **actus reus** (جسمانی عمل) اور **mens rea** (ارادہ) کے بتوتوں سے تقویت پاتا ہے۔ نسل کشی کنوشن اور ذمہ داری کے تحفظ (R2P) کے فریم ورک کے تحت قانونی اور اخلاقی ذمہ داریاں، جو امریکی فارن اسٹنس ایکٹ سے تقویت یافتہ ہیں، نسل کشی کو روکنے کے عالمی ضرورت کو اجاگر کرتی ہیں، جو کہ "جرائم کا جرم" ہے۔ یہ مضمون ان خلاف ورزیوں، ICJ کے احکامات، اور جنوبی افریقہ کے مقدمے کی حمایت کرنے والے شواہد پر روشنی ڈالتا ہے، اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ سیاسی رہنماؤں نے نسل کشی کے مضبوط شواہد کے باوجود اسرائیل کی حمایت جاری رکھتے ہیں، وہ بین الاقوامی اور ملکی قانون کے تحت نسل کشی اور جنگی جرائم میں مدد و معاونت کے الزامات کا سامنا کر سکتے ہیں، جو اس بھaran کی گہری اخلاقی اور تاریخی اہمیت کو واضح کرتا ہے۔

## بین الاقوامی قانون کی خلاف ورزیاں

بین الاقوامی انسانی قانون، جو 1949 کے جنیوا کنو نشن، اضافی پروٹوکول، اور روانی IHL کے تحت چلتا ہے، مسلح تنازعات کے دوران شہریوں کے تحفظ کے لیے واضح معیارات قائم کرتا ہے۔ اسرائیل کے غزہ میں اقدامات کی بینادی اصولوں کی خلاف ورزی کرتے ہیں:

### 1. شہریوں کا تحفظ اور بھوک کی ممانعت:

- چوتھا جنیوا کنو نشن (آرٹیکل 27) شہریوں کے ساتھ انسانی سلوک کو لازمی قرار دیتا ہے، اور غیر ضروری تکلیف کا باعث بننے والے اقدامات کو منوع قرار دیتا ہے۔ اضافی پروٹوکول I کا آرٹیکل 54 اور ICRC روپ 53 واضح طور پر شہریوں کو بھوکا رکھنے کو جنگی طریقے کے طور پر منوع قرار دیتا ہے۔ بین الاقوامی فوجداری عدالت (ICC) کا روم سٹیٹوٹ دانستہ بھوک کو جنگی جرم کے طور پر درجہ بندی کرتا ہے (آرٹیکل 8(b)(2)xxv)-
- اسرائیل کی ناکہ بندی، جو مارچ 2025 سے تمام خوارک، پانی، اور طبی سامان کو روک رہی ہے، غزہ کے 2.3 ملین شہریوں کو بلا امتیاز نشانہ بناتی ہے، جس کے نتیجے میں ایمنسٹی انٹر نیشنل (2025) کی رپورٹ کے مطابق بھوک سے اموات اور شدید غذائی قلت ہوئی ہے۔ یہ نسل کشی ہے، جیسا کہ ایمنسٹی انٹر نیشنل اور نسل کشی کے ماہرین کے سروے نے تصدیق کی ہے، جو یہ استدلال کرتے ہیں کہ دانستہ محرومی نسل کشی کنو نشن کے معیار پر پورا اترتی ہے (ایمنسٹی انٹر نیشنل، 2025؛ نسل کشی کے ماہرین کا سروے، 2024)۔

### 2. انسانی امداد کی سہولت فراہم کرنے کی ذمہ داری:

- اضافی پروٹوکول I کا آرٹیکل 70 اور ICRC روپ 55 تقاضا کرتا ہے کہ فریقین شہریوں کو تیزی سے اور بلا روک ٹوک انسانی امداد کی اجازت دیں۔ اسرائیل کا امداد پر مکمل پابندی، بشمول امریکی فنڈز سے چلنے والے قافلوں، اس ذمہ داری کی خلاف ورزی کرتا ہے، جیسا کہ UNRWA نے رپورٹ کیا کہ 14 ہفتوں سے زائد عرصے سے غزہ میں کوئی امداد داخل نہیں ہوئی (UNRWA صورتحال رپورٹ #172، 2024)۔

### 3. اجتماعی سزا:

- چوتھا جنیوا کنو نشن کا آرٹیکل 33 اجتماعی سزا کو منوع قرار دیتا ہے۔ ناکہ بندی حماس کے اقدامات کے لیے غزہ کی پوری آبادی کو سزا دیتی ہے، جو ہیومن رائٹس واچ (2023) کے مطابق جنگی جرم ہے۔

### 4. امریکی فارن اسٹٹنس ایکٹ (سیکشن 620I):

- سیکشن 620I امریکی انسانی امداد کو محدود کرنے والے مالک کو فوجی امداد دینے سے منع کرتا ہے۔ اسرائیل کی امریکی فنڈز سے چلنے والی امداد کی ناکہ بندی، جیسا کہ لیک ہونے والے امریکی محکمہ خارجہ کے میمو میں دستاویزی ہے

(DAWN، 2025)، اس قانون کی خلاف ورزی کرتا ہے، جیسا کہ سینیٹر برلن سینیٹر ز جسیے قانون سازوں نے فوجی امداد معطی کرنے کا مطالبہ کیا (سینیٹر ز، 2024)۔ یہ نسل کشی کو روکنے کے اخلاقی اور قانونی ضرورت کو ظاہر کرتا ہے، جو نسل کشی کنوشن کے اس طرح کے جرائم کے خلاف کارروائی کے مطالبے کے ساتھ ہم آہنگ ہے۔

## یہودی قانون (ہالاخ) کی خلاف ورزیاں

یہودی قانون، یا ہالاخ، جو تورات، تلمود، اور ربانی تشریحات پر مبنی ہے، جنگ میں بھی اخلاقی رویے پر زور دیتی ہے۔ کلیدی اصول شامل ہیں:

### 1. پیکوآج نفس:

○ تلمود (یوما 5b) میں جڑی ہوئی پیکوآج نفس (جان بچانے) کا اصول، تقریباً تمام دیگر احکامات پر انسانی زندگی کو محفوظ رکھنے کو ترجیح دیتا ہے۔ ناکہ بندی، جو بھوک اور اموات کا باعث بنتی ہے، غیر ضروری طور پر شہریوں کی زندگیوں کو خطرے میں ڈال کر اس اصول کی براہ راست خلاف ورزی کرتی ہے۔

### 2. جنگ کے قوانین (دین ملچامہ):

○ میمونیدس، مشنیہ تورات (شاہوں اور ان کی جنگوں کے قوانین 7:6) میں یہ کہ ناکہ بندی کے دوران، شہریوں کو ضروریات تک رسائی کے لیے ایک طرف کھلا رکھنا چاہیے، مکمل ناکہ بندی کو ممنوع قرار دیتا ہے۔ اسرائیل کی مکمل ناکہ بندی، جو تمام داخلہ پوائنٹس کو روکتی ہے، (OHCHR کی رپورٹ کے مطابق بچوں سمیت غیر جنگجوؤں میں وسیع پیمانے پر تکلیف کا باعث بنتی ہے، اس اصول کی خلاف ورزی کرتی ہے۔

ایک ایسی ریاست کے طور پر جو یہودی اقدار کے ساتھ شناخت رکھتی ہے، اسرائیل کے اقدامات ہالاخ کے اخلاقی احکامات کی، خاص طور پر پیکوآج نفس کی، جو زندگی کے تحفظ کو ترجیح دینے کا تقاضا کرتی ہے، خلاف ورزی کرتے ہیں۔

## ICJ کے روک تھام کے اقدامات کی خلاف ورزی

ICJ نے، جنوبی افریقہ کے اسرائیل کے خلاف نسل کشی کے مقدمے میں، نسل کشی کو روکنے اور انسانی رسائی کو یقینی بنانے کے لیے 2024 میں پابند عارضی اقدامات جاری کیے:

• 26 جنوری 2024: اسرائیل کو نسل کشی کنوشناں کے آرٹیکل II کے تحت اقدامات، بشمول قتل، سنگین نقصان پہنچانے، اور جسمانی تباہی کی طرف لے جانے والے حالات پیدا کرنے سے روکنے، اور انسانی امداد کو یقینی بنانے کا حکم دیا (ICJ آرڈر، 2024)۔

• 28 مارچ 2024: بھوک سمیت بدتر ہوتے حالات کی وجہ سے، ICJ نے غزہ بھر میں بلا روک ٹوک انسانی امداد کی ضرورت کو دہرا دیا (ICJ آرڈر، 2024)۔

• 24 مئی 2024: اسرائیل کو فوجی حملہ روکنے اور فلسطینیوں کی جسمانی تباہی کی طرف نے لے جانے والے حالات کو یقینی بنانے، بلا روک ٹوک امداد تک رسائی پر زور دیتے ہوئے حکم دیا (ICJ آرڈر، 2024)۔

اسرائیل کی مارچ 2025 سے مکمل ناکہ بندی، جو تمام امداد کو روکتی ہے اور بھوک کا باعث بنتی ہے، ان احکامات کی براہ راست خلاف ورزی کرتی ہے۔ اسرائیلی حکام کے بیانات، جیسے کہ وزیر خزانہ بیزا لیل سموڑیچ کا اپریل 2025 کا اعلان کہ ”غزہ میں ایک لندم کا دانہ بھی داخل نہیں ہو گا“ (ڈل ایسٹ آئی، 2025)، عدم تعامل کو ظاہر کرتا ہے، جو جنوبی افریقہ کے مقدمے کو مضبوط کرتا ہے۔

## نسل کشی کنوشناں کے تحت قانونی ذمہ داریاں

1948 کا نسل کشی کی روک تھام اور سزا کا کنوشن، قومی، نسلی، نژادی، یا مذہبی گروہ کو مکمل یا جزوی طور پر بتاہ کرنے کے ارادے سے کیے گئے اقدامات کے طور پر تعریف کردہ نسل کشی کو روکنے اور سزادینے کے لیے ممالک پر مخصوص ذمہ داریاں عائد کرتا ہے (آرٹیکل II)۔ کلیدی ذمہ داریاں شامل ہیں:

### 1. روک تھام (آرٹیکل I):

○ ممالک کو جاری نسل کشی کے اقدامات کو روکنے کے لیے اپنی طاقت کے اندر تمام اقدامات، بشمول سفارتی، اقتصادی، اور فوجی اقدامات، اٹھانے چاہتیں۔ ICJ کا بوسنیا مقابلہ سر بیانیہ صدر ایجاد کرنا پڑا ہے کہ ممالک کو نسل کشی کرنے والے ادکاروں پر اثر انداز ہونے پر، جیسے کہ ہتھیاروں کی فراہمی یا سیاسی حمایت کے ذریعے، عمل کرنا چاہیے (ICJ، 2007)۔

○ غزہ میں، اسرائیل کو فوجی یا اقتصادی امداد فراہم کرنے والے ممالک، جیسے کہ امریکہ، برطانیہ، اور جرمنی، کو یقینی بنانا چاہیے کہ ان کی حمایت نسل کشی کو آسان نہ بنائے۔ عمل نہ کرنے سے اس ذمہ داری کی خلاف ورزی کا خطرہ ہے۔

## 2. سزا (آرٹیکل (III):

- ممالک کو نسل کشی کے ذمہ دار افراد کو، بیشمول سازش، پر مقدمہ چلانا یا انہیں حوالے کرنا چاہیے (آرٹیکل (III)۔ یہ اسرائیلی حکام پر آنالو ہوتا ہے، جیسا کہ ICC کے نومبر 2024 میں بھوک کے جنگی جرم کے لیے جاری کردہ گرفتاری وارنٹ سے ثابت ہوتا ہے (ICC، 2024)۔

## 3. شریک جرم نہ ہونا (آرٹیکل (e):

- ممالک کو نسل کشی کرنے والے اداکاروں کو ہتھیار یا حمایت فراہم کر کے نسل کشی میں شریک جرم نہیں ہونا چاہیے۔ اسرائیل کو ہتھیار فراہم کرنے والے ممالک، اگر یہ ناکہ بندی کو آسان بناتے ہیں تو شریک جرم کا خطرہ مول لیتے ہیں (ایمنسٹی انٹرنیشنل، 2025)۔

## 4. دائرة اختیار اور تعاون (آرٹیکل (V-VI):

- ممالک کو کنوشن کو نافذ کرنے کے لیے ملکی قوانین بنانے اور ICJ اور ICC جیسے بین الاقوامی عدالتوں کے ساتھ تعاون کرنا چاہیے۔ جنوبی افریقہ کا مقدمہ، جو 30 سے زائد ممالک کی حمایت حاصل کرتا ہے، اس تعاون کو ظاہر کرتا ہے، جو ICJ کو اسرائیل کو جوابدہ بنانے پر زور دیتا ہے (ICJ پریس ریلیز، 2025)۔

# ذمہ داری کے تحفظ (R2P) کے تحت قانونی ذمہ داریاں

2005 میں اقوام متحده کی جنرل اسمبلی کی طرف سے منظور شدہ ذمہ داری کا تحفظ (ورلد سمٹ آؤٹ کم ڈاکیومنٹ، پیرا 138-139)، ممالک کو نسل کشی، جنگی جرائم، نسلی صفائی، اور انسانیت کے خلاف جرائم سے آبادیوں کے تحفظ کی ذمہ داری عائد کرتا ہے۔ R2P تین ستونوں پر مشتمل ہے:

## 1. ستون اول: ریاستی ذمہ داری:

- ہر ملک کو اپنی آبادی کو نسل کشی سے بچانا چاہیے۔ غزہ میں قابض طاقت کے طور پر اسرائیل، بھوک اور اموات کا باعث بننے والی ناکہ بندی عائد کر کے اس ذمہ داری میں ناکام رہتا ہے (OHCHR، 2025)۔

## 2. ستون دوم: بین الاقوامی امداد:

- بین الاقوامی برادری کو سفارتی، انسانی، اور دیگر ذرائع سے ممالک کی مدد کرنی چاہیے۔ اردن اور مصر جیسے ممالک نے امداد کی ترسیل کی، لیکن اسرائیل کی ناکہ بندی ان کوششوں میں رکاوٹ ڈالتی ہے (مڈل ایسٹ آئی، (2025)

### 3. ستون سوم: بروقت اور فیصلہ کن رد عمل:

اگر کوئی ملک اپنی آبادی کو بچانے میں ناکام رہتا ہے، تو بین الاقوامی برادری کو، اقوام متحده کی سلامتی کو نسل کے ذریعے بھی، اجتماعی عمل کرنا چاہیے۔ اسرائیل کی ICJ کے احکامات کی عدم تعمیل اس ذمہ داری کو متحرک کرتی ہے، حالانکہ امریکی ویٹو نے عمل کو روک دیا (اقوام متحده کی سلامتی کو نسل، 2024)۔

## نسل کشی کے شواہد: ایکٹس ریس اور مینس ریس

جنوبی افریقہ کا نسل کشی کا مقدمہ استدلال کرتا ہے کہ اسرائیل کے غزہ میں اقدامات، بسمول 2025 کی ناکہندی، نسل کشی ہیں، جیسا کہ ایمنسٹی انٹرنسٹیشن اور نسل کشی کے ماہرین نے تصدیق کی ہے:

### 1. ایکٹس ریس (جسمانی اقدامات):

نسل کشی کنوشن (آرٹیکل II) نسل کشی کو قتل، سنگین جسمانی یا ذہنی نقصان پہنچانے، اور جسمانی تباہی کی طرف لے جانے والے حالات عائد کرنے کے اقدامات کے طور پریان کرتا ہے۔ اسرائیل کی ناکہندی ان معیاروں پر پورا اترتی ہے:

■ قتل اور سنگین نقصان: بھوک سے اموات، ہڈیوں کی مانند بچے، اور ہسپتا لوں کی تباہی قتل اور سنگین نقصان ہیں (ایمنسٹی انٹرنسٹیشن، 2025)۔

■ زندگی کے حالات: ناکہندی جسمانی تباہی کے حالات پیدا کرتی ہے، جیسا کہ (2025) OHCHR کی رپورٹ کے مطابق غزہ کی نصف سے زیادہ آبادی "تباه کن" بھوک کا سامنا کر رہی ہے۔

### 2. مینس ریس (ارادہ):

کنوشن ایک گروہ (غزہ میں فلسطینیوں) کو مکمل یا جزوی طور پر تباہ کرنے کے ارادے کی ضرورت ہے۔ یو آ اے گالنٹ (2023)، بیزالیل سمودریج (2025)، اور موشے سعدا (2025) چیزیں حکام کے بیانات غزہ کے لوگوں کو بھوکار کھنے کے ارادے کو ظاہر کرتے ہیں، جیسا کہ ایمنسٹی انٹرنسٹیشن اور دی واشنگٹن پوسٹ نے رپورٹ کیا (2025)۔

## اسرائیل کی حمایت کرنے والے سیاسی رہنماؤں کی قانونی ذمہ داری

وہ سیاسی رہنمایوں کے مضمون کشی کے مضبوط شواہد کے باوجود اسرائیل کی حمایت جاری رکھتے ہیں، اگر ان کے اقدامات اسرائیل کی خلاف ورزیوں کو آسان بناتے یا ممکن بناتے ہیں، تو وہ بین الاقوامی اور ملکی قانون کے تحت نسل کشی اور جنگی جرائم میں مدد و معاونت کے الزامات کا خطرہ مول لیتے ہیں:

#### 1. بین الاقوامی قانون:

- نسل کشی کنوشن (آرٹیکل (e)(III)): نسل کشی میں شریک جرم ہتھیار، فنڈنگ، یا سفارتی تحفظ جیسے مادی تعاون فراہم کرنے کو شامل کرتا ہے جو نسل کشی کے اقدامات کو آسان بناتا ہے۔ امریکہ، برطانیہ، اور جرمنی جیسے مالک کے رہنمایوں، جو اسرائیل کو ہتھیار اور فوجی امداد فراہم کرتے ہیں، اگر ان کی حمایت ناکبندی کو ممکن بناتی ہے تو ذمہ دار ہو سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر، امریکہ نسل کشی کے شواہد کے باوجود سالانہ 3 بلین ڈالر سے زائد فوجی امداد فراہم کرتا ہے (CRS پورٹس، 2025: ایمنسٹی انٹرنیشنل، 2025)۔

- روم سٹیٹوٹ (آرٹیکل 25(3)(c)): ICC ان افراد پر مقدمہ چلا سکتا ہے جو بھوک سمیت جنگی جرائم میں مدد و معاونت، یا امداد کرتے ہیں۔ ہتھیار فراہم کرنا یا اقوام متحده کی قراردادوں کو روکنا ایسی امداد کا تشکیل دیتا ہے۔ انسانی حقوق کے گروپوں نے اسرائیل کو ہتھیار فراہم کرنے میں ان کے کردار کے لیے امریکی، برطانوی، اور جرمن حکام کی تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے، جو بھوک اور نسل کشی میں شریک جرم کا حوالہ دیتے ہیں (دی گارڈین، 2025)۔

- روایتی IHL: مالک اور افراد کو IHL کی خلاف ورزیوں میں حصہ نہیں ڈالنا چاہیے۔ غیر مشروط حمایت فراہم کرنے والے رہنمای اجتماعی سزا اور بھوک جیسے جنگی جرائم کو آسان بنانے کی ذمہ داری کا خطرہ مول لیتے ہیں۔ ICJ کا 2007 کا بوسنیا مقابلہ سر بیا فیصلہ قائم کرتا ہے کہ مرتكب پر اثر انداز ہونے والے مالک کو نسل کشی کو روکنے کے لیے عمل کرنا چاہیے، یا ذمہ داری کا سامنا کرنا پڑے گا (ICJ، 2007)۔

- عالمی دائرہ اختیار: کچھ مالک جہاں جرائم ہوئے وہاں سے قطع نظر بین الاقوامی جرائم کے مقدمات کی اجازت دیتے ہیں۔ رہنمای اسپین یا بیلچیم جیسے مالک میں قانونی کارروائی کا سامنا کر سکتے ہیں، جہاں نسل کشی کے مقدمات میں عالمی دائرہ اختیار کا اطلاق کیا گیا ہے (الجزیرہ، 2025)۔

#### 2. ملکی قانون:

- امریکی قانون:

■ فارن اسٹٹنس ایکٹ (سیکشن 620I) انسانی امداد کو محدود کرنے والے مالک کو فوجی امداد دینے سے منع کرتا ہے۔ اسرائیل کی خلاف ورزیوں کو نظر انداز کرنے والے رہنماء، جیسا کہ DAWN (2025) نے دستاویزی کیا، اس قانون کی خلاف ورزی کے لیے ملکی قانونی چیلنج کا سامنا کر سکتے ہیں، خاص طور پر سینٹر برلن سینڈرز جسے قانون سازوں کی امداد معطل کرنے کی کا لوں کے پیش نظر (سینڈرز، 2024)۔ ■ نسل کشی کنوشن ا پلیمیٹشن ایکٹ (U.S.C. § 1091 18) امریکی شہریوں کو نسل کشی میں شریک جرم کے لیے مقدمہ چلانے کی اجازت دیتا ہے۔ اسرائیل کو امداد کی منظوری دینے والے حکام کو نشانہ بنایا جا سکتا ہے، خاص طور پر اگر عدالتوں کو پتہ چلے کہ ایسی حمایت نسل کشی کے اقدامات کو آسان بناتی ہے (DAWN، 2025)۔

■ این جی او زنے امریکی حکام کے خلاف مقدمات دائر کیے ہیں، جن میں اسرائیل کو ہتھیاروں کی فروخت جاری رکھنے سے ملکی اور بین الاقوامی قانون کی خلاف ورزی کا الزام لگایا گیا ہے، جن کے مقدمات فیڈرل عدالتوں میں زیر التوا ہیں (رانٹر، 2025)۔

#### ○ برطانوی قانون:

■ انٹر نیشنل کرمنل کورٹ ایکٹ 2001 برطانوی شہریوں کو جنگی جرائم یا نسل کشی میں مدد و معاونت کے لیے مقدمہ چلانے کے قابل بناتا ہے۔ نسل کشی کے شواہد کے باوجود اسرائیل کو ہتھیاروں کی برآمدے برطانوی حکام کے خلاف قانونی چیلنج کو جنم دیا ہے، جہاں مہم چلانے والے اجازت ناموں کو روکنے کی کوشش کر رہے ہیں (الجذیرہ، 2025)۔

■ برطانیہ کا وزارتی کو ڈبین الاقوامی قانون کی تعمیل کا تقاضا کرتا ہے، اور شرپک جرم کو حل کرنے میں ناکامی ملکی جوابدہ کا باعث بن سکتی ہے، جیسا کہ ہتھیاروں کی فروخت کے بارے میں عوامی تحقیقات میں دیکھا گیا (دی گارڈین، 2025)۔

#### ○ جرمن قانون:

■ جرمنی کا بین الاقوامی قانون کے خلاف جرائم کا کوڈ (VStGB) نسل کشی اور جنگی جرائم میں شرپک جرم کو جرم قرار دیتا ہے۔ ICJ کے احکامات کے باوجود اسرائیل کو ہتھیاروں کی مسلسل برآمدے جرمن حکام کے خلاف مقدمات کو جنم دیا ہے، جہاں عدالتیں جائزہ لے رہی ہیں کہ کیا برآمدات بین الاقوامی ذمہ داریوں کی خلاف ورزی کرتی ہیں (DW، 2025)۔

■ جرمنی کی انسانی حقوق کے لیے آئینی عہد، جو اس کے ہوا و کاست کے بعد کے قانونی فریم و رک میں جڑی ہوئی ہے، رہنماؤں پر شریک جرم سے بچنے کا دباؤ بڑھاتی ہے (جرمن فیڈرل فارن آفس، 2025)۔

#### ○ دوسرے دائرة اختیارات:

■ کینیڈا، فرانس، اور نیدرلینڈز جیسے مالک، جن کے ملکی قوانین بین الاقوامی جرائم میں شریک جرم کو جرم قرار دیتے ہیں، اسرائیل کی حمایت کرنے والے رہنماؤں کی تحقیقات کے لیے بڑھتے ہوئے دباؤ کا سامنا کر رہے ہیں۔ مثال کے طور پر، کینیڈا کا جرائم کے خلاف انسانیت اور جنگی جرائم ایک ہتھیاروں کی برآمد میں ملوث حکام کے خلاف مقدمہ چلانے کی اجازت دیتا ہے (رائٹر، 2025)۔

■ فرانس کا فوجداری کوڈ نسل کشی میں شریک جرم کے لیے دفعات شامل کرتا ہے، اور این جی او زنے اسرائیل کو ہتھیاروں کی فروخت کے لیے حکام کے خلاف شکایات دائرة کی ہیں (لی موند، 2025)۔

#### 3. کیس اسٹڈیز اور سابقہ مثالیں:

○ دارفور (2009): ICC نے سودانی حکام کے لیے گرفتاری وارنٹ جاری کیے، جن میں نسل کشی میں شریک جرم شامل ہے، جو مادی تعاون کے ذریعے ظلم و ستم کو ممکن بنانے والے رہنماؤں کے خلاف مقدمہ چلانے کی سابقہ مثال قائم کرتا ہے (ICC، 2009)۔

○ سرب برینیتسا (1995): سابق یوگوسلاویہ کے لیے بین الاقوامی فوجداری عدالت (ICTY) نے لا جسٹک تعاون فراہم کر کے نسل کشی میں مدد و معاونت کرنے والوں کو سزا دی، جو بالواسطہ شرکت کے لیے ذمہ داری قائم کرتی ہے (ICTY، پراسیکیو ٹر بمقابلہ کرسٹک، 2001)۔

○ میانمار (2017): اقوام متحده کی روپورٹ نے روہنگیا نسل کشی کے دوران میانمار کو ہتھیار فراہم کرنے والے بین الاقوامی اداکاروں کی تحقیقات کا مطالبہ کیا، جو مالک اور رہنماؤں کے لیے شریک جرم کے خطرے کو اجاگر کرتا ہے (اقوام متحده کا انسانی حقوق کو نسل، 2018)۔

○ یہ سابقہ مثالیں بتاتی ہیں کہ ہتھیار، فنڈنگ، یا سفارتی تحفظ کے ذریعے اسرائیل کی حمایت کرنے والے رہنماء، خاص طور پر جب نسل کشی کے شواہد بڑھتے ہیں، اسی طرح کی جانچ پڑتاں کا سامنا کر سکتے ہیں۔

#### 4. عملی تاثج:

○ ICC کے مقدمات: ICC کے نومبر 2024 میں بھوک کے جنگی جرم کے لیے اسرائیلی حکام کے لیے گرفتاری وارنٹ جاری کرنا ایک جاری تحقیقات کو ظاہر کرتا ہے، جو حمایت فراہم کرنے والے غیر ملکی رہنماؤں کو شامل

کرنے کے لیے وسعت پکڑ سکتا ہے۔ ایننسٹی انٹر نیشنل جیسے این جی او زنے امریکی، برطانوی، اور جرم من حکام کی شریک جرم کے لیے تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے (ایمنسٹی انٹر نیشنل، 2025)۔

- ملکی مقدمات: رہنمای نسل کشی اور جنگی جرائم میں شریک جرم کو منوع کرنے والے قومی قوانین کی خلاف ورزی کے الزامات کے ساتھ امریکہ، برطانیہ، اور جرم منی میں بڑھتے ہوئے ملکی قانونی چیلنجز کا سامنا کر رہے ہیں (رانٹر، 2025: DW، 2025)۔

- ساکھ اور سیاسی نتائج: رہنمای عوامی رد عمل اور ساکھ کے نقصان کا خطرہ مول لیتے ہیں، جیسا کہ اسرائیل کے اقدامات کی حمایت کرنے والے حکام کو نشانہ بنانے والی احتجاجی تحریکوں اور مہماں میں دیکھا گیا (الجزیرہ، 2025)۔

- پابندیاں اور سفری پابندیاں: شریک جرم میں ملوث رہنمای سوداگاری اور شامی حکام کے معاملات میں دیکھی گئی پابندیوں یا سفری پابندیوں کا سامنا کر سکتے ہیں (اقوام متحده کی سلامتی کو نسل، 2011)۔

#### 5. ذمہ داری کو متحرک کرنے والے شواہد:

- ایننسٹی انٹر نیشنل رپورٹس: اسرائیل کی ناکہبندی کو نسل کشی کے طور پر تفصیلی دستاویزی، اسے ممکن بنانے والے ممالک کے لیے جوابدی کا مطالبہ (ایمنسٹی انٹر نیشنل، 2025)۔

- نسل کشی کے ماہرین کا سروے: 2024 کا سروے جو اسرائیل کے اقدامات کو نسل کشی کے طور پر تصدیق کرتا ہے، جو حمایت کرنے والے ممالک پر دباؤ بڑھاتا ہے (نسل کشی کے ماہرین کا سروے، 2024)۔

- ICJ کے احکامات: اسرائیل کی 2024 کے احکامات کی عدم تعییل نسل کشی کو روکنے میں ناکام رہنے والے حمایت کرنے والے ممالک کو جوابدہ بنانے کے لیے قانونی بنیاد فراہم کرتی ہے (ICJ آرڈر، 2024)۔

- اقوام متحده کی رپورٹس: اقوام متحده کے ماہرین کی غزہ میں "جاری نسل کشی" کی تنبیہات حمایت جاری رکھنے والے ممالک کو شریک جرم بناتی ہیں (OHCHR، 2025)۔

## نسل کشی بطور "جرائم کا جرم"

نسل کشی بین الاقوامی قانون کے تحت "جرائم کا جرم" ہے، جو پوری گروہوں کو ختم کرنے کے ارادے کی وجہ سے انسانی تاریخ پر ایک ناقابل فراموش داغ ہے۔ 1944 میں رافیل لیمکن نے اسے وضع کیا اور 1948 کے نسل کشی کنوش میں اسے قانون بنایا، جس کا مقصد ہوا کاست جیسے مظالم کو روکنا ہے۔ نسل کشی کنوش، R2P، اور امریکی فارن اسٹنس ایکٹ جیسے ملکی

قوانين نسل کشی کو روکنے اور سزادینے کے لیے قانونی اور اخلاقی ضرورت عائد کرتے ہیں، جہاں ممالک اور رہنمای غیر عمل یا شریک جرم کے لیے جوابدہ ہیں۔

## جنوبی افریقہ کے ICJ مقدمے کی حمایت

30 سے زائد ممالک کی حمایت یافتہ جنوبی افریقہ کا مقدمہ، اسرائیل کی عدم تعییل، بین الاقوامی حمایت، انسانی شواہد، اور ICC کے اقدامات سے تقویت پاتا ہے۔ اسرائیل کی حمایت کرنے والے سیاسی رہنماؤں کے خلاف الزامات کا خطہ اس بحران کو فوری طور پر حل کرنے کی فوری ضرورت کو اجاگر کرتا ہے۔

### نتیجہ

اسرائیل کی مارچ 2025 سے غزہ پر مکمل ناکہ بندی نسل کشی ہے، جو بین الاقوامی انسانی قانون، یہودی قانون، اور ICJ کے اقدامات کی خلاف ورزی کرتی ہے۔ نسل کشی کنوشن اور R2P ممالک پر نسل کشی کو روکنے اور سزادینے کی سخت ذمہ داریاں عائد کرتے ہیں، جو اسرائیل اور اس کے حامیوں کی طرف سے خلاف ورزی کا خطہ ہے۔ ہتھیار، فنڈنگ، یا سفارتی تحفظ کے ذریعے اسرائیل کی حمایت جاری رکھنے والے سیاسی رہنماء، نسل کشی کے مضبوط شواہد کے باوجود، بین الاقوامی اور ملکی قانون کے تحت، بیشمول امریکی فارن اسٹیٹس ایکٹ، برطانیہ کا ICC ایکٹ، اور جرمنی کا VStGB، نسل کشی اور جنگی جرائم میں مدد و معاونت کے الزامات کا سامنا کر سکتے ہیں۔ بین الاقوامی برادری کو ان مظالم کو روکنے اور انصاف کو برقرار رکھنے کے لیے فیصلہ لئن طور پر عمل کرنا چاہیے، اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ اس بحران میں اسرائیل کے ساتھ کھڑے ہونے والے عدالت میں جوابدہ ہوں۔

## کلیدی حوالہ جات

- صورتحال رپورٹ #172 UNRWA
- ایمنسٹی انٹرنسنسل: اسرائیل کی ناکہ بندی
- OHCHR: جاری نسل کشی
- آرڈر 2024 ICJ
- سمو ٹریک کابیان

- سیکشن 620I: DAWN
- سینڈرز: فارن اسٹنس ایکٹ
- ICC گرفتاری وارنٹ
- بوسنیا، مقابلہ سربیا
- 2005 ورلد سمٹ آؤٹ کم
- ہیومن رائٹس واج: غزہ میں IHL